

# غیر مقلدین

بین فرقہ نام نہاد اہل حدیث (دوبابی)

مصنف

حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب  
مدظلہ العالی

مطباعہ

تحریک اتحاد اہل سنت پاکستان

میں شاہد آباد

## بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و فصلی و سلم علی رسولہ الکریم

آہ افسوس کہ آج مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں کے دشمن بچے مسلمان کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ ہندو ہوں یا یہودی نصرانی ہوں یا بکری ان کی بدست ایک لفظ زبان پر نہیں آتا۔ بعد ان کی حمایت و تائید میں توصیف و تعریف میں غرض محسوس کرتے ہیں۔ اس ایک فریب و لالچار پر اپنے کو اہلسنت و جماعت کہتا ہے۔ اکثر اہل عالم میں بریلوی کہتا ہے ساری یہ حق تو سائنس جماعتیں اس کی دشمنی پر کمر بستہ ہیں طرغ طرغ کے بھٹائی گونا گوں طوفان اٹھائے جاتے ہیں اور ہر طرغ سے کافر و مشرک ہونے کی مذموم صدائیں بلند کرتے ہیں جراحہ و رسائی میں ان ہی اہلسنت پر گولہ پاری کرتے اور ہم بڑھاتے ہیں۔ جن میں لہدی عطا نہ والے اگرچہ وہ دین ہدی ہوں یا تبلیغی مسودہ دینی جماعت ہو یا نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) سب ہی شامل ہیں۔ غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتا ہے وہ تو اہل علم دین و اولیائے کاملین و غیرہ جو بھی مقلد ہیں سب کو یکہ لخت بڑھائے عقید مشرک کہتا ہے اور مشرک جو کٹر سے بد و جہاد تر ہے ہر کافر کافر تو ہے مگر مشرک نہیں۔ مگر ہر مشرک مشرک بھی ہے کافر بھی یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔

غیر مقلد یعنی نام نہاد اہلحدیث عقیدہ کو مشرک یعنی حنفی، شافعی، مالکی کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ جن میں عامہ مومنین کے سوا اور لہو بہ و علمائے دین و ملت و اولیائے کاملین شامل ہیں۔ غیر مقلدین کے دین کی "جیاد" دین میں لہو اور عقیدہ کے انکار پر جہنم ہے۔ وہ اس کو کافر و مشرک کہتا ہے اور عالم اہلحدیث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

آئیے دیکھ کر فرماہے اللہ رب العالمین کیا ارشاد فرماتا ہے۔

وما كان المؤمنون لينسروا كفافاً فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون

(الحجہ ۱۲۲، پارہ ۱۱)

”مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک کھڑا لگا یعنی (ایک جماعت لگے) کہ دین کی فتنہ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنا لیں۔ اس امید پر کہ وہ تجھ سے۔“  
 اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین میں فتنہ بیکتنا فرض کفایہ ہے کیوں کہ ہر مومن تو اس کا حامل نہیں ہو سکتا۔

۲۔ حکم ہوا کہ ہر گروہ سے ایک کھڑا لگے اور دین کی فتنہ حاصل کریں اور واپس آکر قوم کو ڈر سنا لیں۔

۳۔ فتناء اپنی قوم کو ڈر سنا لیں یعنی احکام الہی سنا لیں کہ وہ حرام و مکہات سے بچیں۔  
 ۴۔ یہ اسی صورت میں ہو گا کہ قوم فتناء کی تقلید کرے اور ان کے حکم پر چلے۔  
 ۵۔ اس آیت کریمہ میں تو حکم فرمایا یعنی سب قومیں اپنے اپنے فتنائے کی تقلید (پیروی) کریں۔ اور ان کے احکام کو اپنی وہاں سے مان لیں۔

الحمد لله رب العالمین کہ رب العالمین کے اسی ایک ارشاد نے فتناء کا فتنہ بیکتنا اور قوم کو ان فتناء کی تقلید کرنا فرض بتلایا۔ غیر مقلد وہ لوگ کئے منکر ہے۔

تقریباً عالمین ارشاد فرماتا ہے:

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم -

(انشاء۔ پارہ ۵۹، پارہ ۵)

”یعنی اے ایمان والو! تم باوجود اللہ کا حکم یا رسول کا اور ان کا جو تم میں اولی الامر ہیں۔“

واضح ہوا کہ امیر ہو یا سلطان اسلام اس کا وہی حکم بلا جانے کا جو مطابق

شریعت حق و صواب ہو اور اس بات کے لئے ضرور ہے کہ یا تو وہ خود عالم دین ہو یا علماء دین حقیق کا تابع فرمائے ہو۔ لہذا حجت ہو کہ سلطان اسلام ائمہ دین کا محکوم ہے۔ اور ائمہ دین حاکم ہیں۔ چنانچہ تھکید کے سوا چارہ نہیں۔ اس واسطے آگے ارشاد فرمایا:

فَإِنْ تَلَاوَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنَّا نَعْتَمِدُ نِعْمَتَنَا وَاللَّهُ وَالْيَوْمُ  
الْآخِرُ ذَلِكَ صِغَرُ مَا عَصَيْنَا (انعام۔ ۵۹۔ پارہ ۵)

”پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بھڑے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔“

اب اللہ اور رسول کے حضور رجوع کا کیا مطلب یہاں کہ علماء دین دائرہ مجتہدین کے حضور رجوع کریں۔ اور ان سے اللہ اور رسول کا حکم معلوم کریں اور جیسادہ حکم فرمائیں اس کو ہی وہاں سے مان لیں۔ معلوم ہوا کہ تھکید کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ اس لئے رب اعظمی ارشاد فرماتا ہے:

وَلِلَّهِ الْأَمْثَالُ لِنُظَرِ بِهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ (مجادلہ۔ ۳۳۔ پارہ ۲۰)  
”موجود یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے یہاں فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔“

معلوم ہوا کہ دین کی سمجھ علم والوں کو ہے اور علم والوں نے جو مجتہد نہیں انہوں نے ائمہ مجتہدین کا مضبوطی سے دامن قدام لیا اور ان کی تھکید سے احکام دین کو جان لیا حجت ہوا کہ تھکید ائمہ لازم اور ضروری ہے۔ یعنی اللہ رب اعظمیٰ سامع سے فرمائے کہ تھکید کو اپنے لوہ لازم فرماؤ۔ غیر مقلد کے کہ تھکید کرنا شرک ہے۔ انہوں نے اس لئے ارشاد ہوا۔

مَنْ تَوَلَّى الْقَوْمَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نَزَلَ إِلَيْكَ وَمَا نَزَلَ مِنْ قَبْلِكَ

يُؤْمِنُونَ أَنْ يَهْجَاهُمْ كَمَا هِيَ الطَّاعُونَ وَفَدَّ امْرُؤًا اذْ يَكْفُرُ وَابَدَ وَ يَرِيدُ الشَّيْطَانُ اَنْ  
يُصَلِّهِمْ جَنَّةً مَعَهُ (اشراق ۶۰ پارہ ۵)

”کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو  
تمہاری طرف اتر اور اس پر جو تم سے پہلے اتر کر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا بھائی  
(حاکم) مانگیں۔ اور ان کو تو یہ حکم تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور شیطان یہ چاہتا ہے  
کہ انہیں دوزخ کی گمراہی میں بھٹکائے۔“

غیر مقلدین ان ائمہ مجتہدین کے تو منکر اور مخالف ہیں جن کو اولیائے کاملین  
اور ائمہ علیائے دین حسین اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں اور جو قرآن کریم کے خلاف  
بغوات کرے۔ اور مومنین صالحین بعد اولیائے کاملین بعد انبیاء مرسلین عظیم الصلوٰۃ  
والصلوٰۃ کی شان میں گستاخی اور بغاوت کرے ان کو اپنا مقتدا اور امام اور دین کا نشان  
سمجھتے ہیں۔ مثلاً جس نے کہا ”ہر مخلوق کا امام یا جہاد و اللہ کی شان کے آگے جدا  
سے بھی دلیل ہے“ (تقویت الایمان ص ۲۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

تو یہ غیر مقلدین کا مقتدا مولوی اسماعیل دہلوی انبیاء مرسلین عظیم الصلوٰۃ  
والصلوٰۃ کو (مقتدا اللہ) چہاد جو بدترین کافر و مشرک ہے اس سے بھی زیادہ دلیل  
بتا رہا ہے۔ حالانکہ اللہ رب العالمین ان کو عزت والا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو :

وَلَقَدْ عَلِمُوا لِرُسُلِهِمُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (المفلقون: ۸ پارہ ۲۸)

”اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر  
منافقوں کو خیر نہیں۔“

اس امر میں جس کو تحصیل درکار ہو وہ کتاب مصطب ”محکمات قرآن“ کی  
جانب رجوع لائے اور مطالعہ فرمائے۔ جس میں غیر مقلدین کے مسلم مقتدا  
مولوی اسماعیل عقیلی کی اس بغاوت قرآن کریم کے خلاف موجود ہیں۔  
رب العالمین ارشاد فرماتا ہے :

فاسئلوا اهل اللہ کہ ان حکم لاملعون (الصل ۳۳ پارہ ۱۴)

”تو اسے لوگوں علماء (علم والوں) سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“

غیر مقلدین ہر ایمان غیر اہل حق اگرچہ انکو ٹھیک ہی کیوں نہ ہو کہتا ہے کہ ہم تو لاسوں کی بھی بات نہیں مانتے علماء کس جتنی دھند میں ہیں۔ ہم تو حدیث پر عمل کرنے والے ہیں۔

نور طلب یہ امر ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو نہیں مانتا وہ حدیث شریف کو کیا مانے گا بھلا وہ اپنے نفس کو فریب دیتا ہے اگر دین اسلام کی قدر ہوتی ہرگز اللہ نہ کرتا۔ کیا نہ دیکھا رب العالمین فرماتا ہے :

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول ولا تنفلوا عنكم

(سورہ نور۔ ۳۳ صلی اللہ علیہ وسلم پارہ ۲)

”اے ایمان والوں اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو“

ملاحظہ فرمائیے کہ آیت کریمہ میں اگر رسول کا وہی حکم ہے جو اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا تو اطیعوا اللہ کافی ہے مگر ”و“ حرف عطف دے کے ساتھ اطیعوا الرسول فرمانے کی کیا حاجت کہ اللہ کے رسول وہی حکم فرمائیں گے جو اللہ رب العالمین کا ارشاد ہو گا پس وہ اطیعوا اللہ میں داخل ہے مگر یہاں واطیعوا الرسول فرما کر واضح فرمادیا گیا ہے کہ یہ رسول ہدایت دہندہ ہیں جو بھی حکم فرمائیں گے۔ اگرچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ارشاد نہ ہو تو بھی رسول کا حکم مانو چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :

وما ارسلنا من رسول الا بطاعه الله (النساء : ۶۴ پارہ ۵)

”اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔“

تو جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ضروری ہے اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحابہ و سلم کا حکم ماننا بھی ضروری ہوا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من يطع الرسول فقد اطاع الله (الانباء ۸۰ پارہ ۵)

”جس نے رسول کا حکم مانا ہے شک اس نے اللہ کا حکم مانا“

اور محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

”عليكم بسني وسنة الخلفاء الراشدين“ (ابو داؤد شریف)

”تمہارے لیے میری سنت لازم ہے اور خلفائے راشدین کی“

پس خلفائے راشدین کی سنت یعنی طریقہ بھی حضور ﷺ کا طریقہ ہے اور

پھر اسی پر اس نے فرمایا بعد ارشاد فرمایا:

اصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم (مسند احمد شریف)

”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی (تکلیف) کرو گے ہدایت پاؤ

گے۔“

حاصل کلام یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ

علیہم اجمعین میں جس کی پیروی اقتداء اور تکلیف کرو گے یعنی عن میں سے جس کی

راہ چلو گے ہدایت پاؤ گے اگر صحابہ کرام صرف حضور ﷺ کی راہ چکرتے اور

حدیث ہی پر عمل کرتے تو وہ حضور ﷺ ہی کی سنت و اقتداء اور پیروی ہوتی تو

عليكم بسني ہی فرمایا جاتا پھر سنة الخلفاء راشدین اور اصحابي كالنجوم

بأيهم اقتديتم اهتديتم ہرگز نہ فرمایا جاتا۔

حاجت ہوا کہ غیر مقلد (ہم نہوا الحمد للہ) قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے

اور مومنین کی راہ سے جدا راہ پر ہے۔ چنانچہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى وجعل السبل المومنين

تولہ مانوئی و نصلہ جہد و صاحت مصیرا۔ (انباء ۱۱۵ پارہ ۵)

”اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا رہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بڑی جگہ ہے پلٹنے کی۔“

ملاحظہ کیجئے دنیا کے سارے مسلمان یا تو حنفی ہیں یا مانکی اور شافعی ہیں یا حنبلی سب کی ایک ہی راہ اللہیم اعتدیم اور یہ غیر مقلد سب ہی سے جدا ہیں۔ اللہ قادر و قیوم نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور فیصلہ سنایا کہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ مسلمانوں میں ممتاز کردہ علماء کرام کا ہے جس کے حقائق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

انما یحیی اللہ من عباده العلمیاء۔ (الاطر ۲۸ پارہ ۴۲)

”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈارتے ہیں جو علم والے (علماء) ہیں۔“

اللہ عزوجل علم کرام کی توصیف بیان فرماتا ہے اور علماء میں جو مجتہدین ضعیف و سب ائمہ مجتہدین کے مقلد ہیں اور امت مسلمہ میں علماء جو دوسرے علماء جن میں چند علماء اہل اہل کور ملاحظہ کیجئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور ان کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب و حضرت شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبدالقادر صاحب و حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب و حضرت علامہ فضل حق صاحب شیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام صاحب و حضرت مولانا فضل رسول بدایونی و حضرت مولانا رشید حسین صاحب رامپوری و حضرت مولانا رفیق حسین صاحب کانپوری و حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری و حضرت مولانا انور اللہ صاحب حیدر آبادی و حضرت مولانا احمد اشرف کچھوچھوی و حضرت مولانا لہنت اللہ صاحب غازی پوری و حضرت مولانا سید دیدار علی صاحب اوردی و حضرت مولانا درہان الحق صاحب



بنجل چاری و حضرت مولانا شاه لولہ رسول صاحب مدحروی و حضرت مولانا  
 برامت علی شاه صاحب علی چاری و حضرت مولانا جمال الدین فرنگی علی و  
 حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کاپوری و حضرت مولانا فخر الدین صاحب  
 دہلوی و حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب کھلی بدایونی و حضرت مولانا عکرات  
 حسین صاحب سواتی و حضرت مولانا سرانج الحق صاحب بدایونی و حضرت مولانا  
 شمس الدین صاحب چوہدری و حضرت مولانا عبداللہ صاحب بلگرامی و حضرت  
 مولانا عبدالرحمن صاحب کھنوی و حضرت مولانا عزایت احمد صاحب کاکوروی و  
 حضرت مولانا تاج الحقول عبدالقادر صاحب بدایونی و حضرت مولانا عبدالعلی  
 صاحب بزم العلوم کھنوی و حضرت مولانا عبدالصالح صاحب بیدل رامپوری و  
 حضرت مولانا عبدالاحد صاحب علی بھیل و حضرت مولانا قوام جان صاحب  
 پزاروی و حضرت مولانا نقیب الدین صاحب برہم چادی و حضرت مولانا غمیل  
 درسی صاحب چرویدی و حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کچھ مراد آبادی و  
 حضرت مولانا قادر بخش صاحب سمراتی و حضرت مولانا قمر الدین صاحب  
 موگیروی و حضرت مولانا کفایت علی صاحب کافی مراد آبادی و حضرت مولانا مر  
 علی صاحب کونڑوی و حضرت مولانا نبی بخش صاحب طوائف لاہوری و حضرت شیخ  
 محقق مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی و حضرت مجدد الف ثانی و حضرت  
 مولانا رضا علی خان صاحب بریلوی و حضرت مولانا گل علی خان صاحب بریلوی و  
 حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی و حضرت امام ابو بکر احمد بن اسحاق بن  
 جانی کلید انکبوت امام محمد و حضرت امام ابن اسماعیل و حضرت امام ابن الحرمین  
 امام محمد بن محمد بن محمد قرظی و حضرت امام برہان الدین صاحب دہلیہ و حضرت امام  
 طاہر بن احمد بن عبدالرشید قادری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد بن  
 ایمام و حضرت امام علی خواص و حضرت امام عبدالوہاب شعرانی و امام شیخ الاسلام

ذکر اقصاری و حضرت امام ابن حجر مکی و حضرت امام علامہ ابن کمال شاہ صاحب  
ایضاح و اصلاح و حضرت امام محمد بن عبد اللہ قرطبی صاحب تخریج الاصحاح و امام  
علامہ خیر الدین علی صاحب نقوی خیرہ و حضرت امام علی بن سلطان محمد قادری مکی  
و حضرت امام شمس الدین محمد شادح کلاہی امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر  
و حضرت امام عمر بن بھیم مصری صاحب غرہ حضرت امام سید احمد حموی  
صاحب غرہ حضرت امام محمد بن علی و شعلی صاحب درو غزالی و حضرت امام  
عبدالہادی زرقاتی صاحب مواہب و حضرت امام احمد شریف مصری غلطوی و  
حضرت امام آفتاب الدین محمد شاہی صاحب منید و صاحب سراپہ صاحب  
جواہر و صاحب مصطفیٰ و صاحب ابوب الدلال و صاحب تدرجاتہ و صاحب مجمع و  
صاحب کشف و غیر ہم رضوان اللہ علیہم اجمعین

نیز چند اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی بھی ملاحظہ  
فرمائیے کہ مقلدین میں ہے شہ اولیائے کاملین ہیں جن میں سے چند اسماء مذکور و  
مسلوہ ہیں مثلاً امام العارفین لڑ اکیم بن ادریس و حضرت معروف کرخی و حضرت  
ہارثی و حضرت فضیل بن عیاض و حضرت داؤد حاکمی و حضرت حمید  
بلخاری و حضرت عبد اللہ بن مبارک و حضرت طوایف فرید الدین و حضرت خواجہ  
صاحب کلیدی و حضرت خواجہ محبوب الہی نظام الدین لولہا و حضرت محمد دوم سید  
اشرف سنہلی و حضرت فرید الدین گنج شکر و حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی و  
حضرت خواجہ غوث الاعظم شاہ عبدالقادر جیلانی و حضرت ابو سعید غزالی و حضرت ابی  
الحسن علی ہمدانی و حضرت الفرج طرطوسی و حضرت عبدالواحد حمیری و حضرت ابو  
بکر شعلی و حضرت حمید بلخاری و حضرت سری سقطی و حضرت عبدالرزاق جیلانی  
و حضرت لڑ اکیم امیری و حضرت سید شاہد کت اللہ صاحب ماہرودی حضرت شاہ  
آل محمد صاحب و حضرت سید شاہ حجاز و حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں و حضرت

شاہ گل رسول و حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نورانی و غیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ  
علیہم اجمعین۔

لب ایمان و وراثت کی میزان سے فیصلہ کیجئے کہ یہ اساطین وین اولیائے  
کالمین علماء و صالحین کی راہ کبھل المومنین ہے یا ان سب کو رہائے عقیدہ مشرک  
کہنے والوں کی راہ؟ جس راہ کو حق و ہدایت مانیں ان کی راہ اختیار فرمائیں۔ علماء  
قریب یہ بھی ذہن نشین فرمائیے کہ یہی غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں  
جب اللہ واحد قرار کے حضور نماز میں کھڑے ہوں تو دست نہ عرض کریں کہ  
اے اللہ ہم کو تو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام ہے انبیاء  
مرسلین پر اور صحابہ کرام و تابعین پر اور امام الاثنی عشر اعظم لو ضیہ پر اور امام  
ہاشم پر اور امام شافعی پر اور امام حنبلی پر جن کے مقلد بے شمار اولیاء کرام اور  
علماء اعلام جن میں صدیقین شہداء و صالحین ہیں غیر مقلد ان سب سے جدا ہے  
موجب ارشاد الہی صبیح غیر کبھل المومنین مسلمانوں کی راہ سے جدا رہ چلنے والے  
رسول اللہ ﷺ کے خلاف راہ چلنے والے ہیں اور جو رسول کے خلاف مومنین کی  
راہ سے جدا رہ چلنے والا ہے وہ مسلمان ہی نہیں اور نماز و روزہ و غیرہ عبادت  
مسلمانوں کے لئے ہیں تو ان غیر مقلدین کو مسائل صلوٰۃ و صوم پر لب کشائی کا  
حق ہی نہیں پہلے اپنے کو مسلمان ثابت کریں پھر نماز و غیرہ عبادت کی بات  
کریں۔

طرف یہ کہ جب اپنے وین نو مسائل کے مطابق نماز میں اللہ جبار و قد کے  
حضور کھڑے ہو تو تہلیل ائمہ کی بھیک مانگیں اور مقلد بننے کی دعا کریں اور  
عرض کریں صرنا الذین اوصیت علیہم ہمیں ان کے راستہ پر چلا یا ان کا راستہ دکھا  
جن پر تو نے انعام کیا اور انعام والے انبیاء صدیقین و شہداء اور صالحین جن اور  
ان میں بعد از انبیاء و صحابہ کرام ۔ نہ دست بھرتہ ہیں تو اللہ تعالیٰ جبار کے

حضور میں ان کی تھکید و جبروت کی بھیک مانگیں اور باہر عرض کریں علیہ  
 المصنوب علیہم والصلوات ان لوگوں کی راہ سے چاہو مومنین کی راہ سے جدا  
 چلنے والے معصوب و خالین ہیں۔ اور انہیں یہ خبر نہیں کہ مومنین کی راہ سے  
 جدا راہ چلنے والے یہی نام نہاد اہلحدیث یعنی غیر مقلدین ہیں جن سے یہ اللہ کے  
 حضور پنا مانگ رہے ہیں۔ باہر جب اللہ واحد قہار کے وہاب سے باہر آئیں تو ان  
 انعام والوں کے منکر اور مخالف ہو جائیں اور ان کو مشرک بتائیں اور جس تھکید  
 کی بھیک مانگ رہے تھے اس کو شرک بتائیں اور انعام والوں اور ان کی تھکید و  
 جبروت کرنے والوں کو مشرک ٹھہرائیں۔ ہم نہاد اہلحدیث یعنی غیر مقلدین کے  
 ایمان و دیانت کی یہ جھٹی جاتی تصویر ہے جو ان کے مطابق ہونے کی ہیں دلیل  
 ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے چھانے اور ان کی شر عقیم سے  
 محفوظ رکھے۔ اور جن پر غیر انعام ہے ان کی محبت و ملاقات عطا فرمائے اور اپنے  
 محبوب بندوں کو ایاد و عطا طواوہ بخشی ہوں یا مانگیں اور شافی ہوں یا ضعیفی ان ہی کی  
 سعیت میں صحت قدم رکھے اور ان ہی کے گروہ میں اٹھائے۔ ہمارے نزدیک امر  
 مجتہدین سب حق پر ہیں۔ ہم سب کو ماننے اور لب و احترام کرتے ہیں۔ اگرچہ  
 مقلد ایک ہی نام (کو ضیف) کے ہیں جس طرح ہمارے ایمان تمام انبیاء مرسلین پر  
 ہے کہ سب کو اللہ کا ہی ماننے ہیں مگر لیاقت و فرمانبرداری محمد رسول اللہ ﷺ  
 کی کرتے ہیں تو جس طرح حضور ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اگر انبیاء کرام کا  
 انکار لازم نہیں آتا تو اسی طرح ایک نام کی تھکید سے دوسرے امر کا انکار لازم  
 نہیں آتا۔ یا اللہ یہ سیدھا راستہ تمام مسلمانوں کو نصیب فرما اور اس پر استقامت  
 عطا فرما اور اس کے خلاف ہر گمراہی سے چھ آئین آئین یا رب العالمین و صلی  
 اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ و اصحابہ و بارک وسلم۔